سوال

میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں لیکن وہ کہتی کہ مجھے آپ سے محبت نہیں ، اور وہ جماع بھی کرنا نہیں چاہتی ، ہم نے شادی کے ابتدائی ایام میں تومنہ کے ساتھ جنسی کام کیے ہیں ، لیکن اب وہ کہتی ہے کہ ایسا کرنا نجس اور گندا کام ہے ، اس لیے وہ جنسی کام سے مکمل طور پر اعراض کرنے لگی ہے ۔ ہم اس پر متفق ہوئے ہیں کہ میں اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے اس کے علاوہ کسی اور عورت سے شادی کرلوں ، لیکن میری تنخواہ اس کی اجازت نہیں دیتی مجھے اللہ تعالی کا خوف ہے کہ اگر میں نے اسے طلاق دے دی تو اللہ تعالی مجھ سے ناراض ہوگا ۔ تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں ایسی عورت سے شادی کرلوں جو مالی طور پر میری مسؤلیت میں کچھ کم کرسکنے پر موافق ہوتا کہ میں اپنی دونوں بیوی پر خرچ کرسکوں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

آپ کو یہ علم ہونا ضروری ہے کہ آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنی بیوی کو گندے اور نجس کام کرنے پر مجبور کرسکیں ، یا پھر کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کریں جس کی بنا پر گندگی پیٹ اور منہ میں جائے یہ صحیح نہیں ۔

بلکہ آپ پر لازم اور ضروری ہے کہ آپ طبعی طریقے پر اس سے مباشرت کریں ، اور آپ کی بیوی کو بھی یہ علم رکھنا چاہیے کہ اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑے جب وہ اسے مشروع اور صحیح کام کی دعوت دیتا ہے تو اسے اس کی بات تسلیم کرنی ضروری ہے کیونکہ یہ خاوند کا حق ہے کہ وہ بیوی سے اللہ تعالی کا مباح کردہ استمتاع اور نفع حاصل کرے ۔

بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی شرعی عذر کے اپنے خاوند سے علیحدہ رہے اور اسے اس کا حق نہ دے ، اس کے بارہ میں بہت سی احادیث وارد ہیں جن میں اس عورت کے لیے بہت ہی سخت قسم کی وعید بیان کی گئی ہے جو اپنے خاوند سے دور رہتی ہے جن میں سے ذیل میں ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی آنے سے انکار کردے اور خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں ہی رات بسر کردے تو اس عورت پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری بدء الخلق حدیث نمبر (2998) ۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر رات بسر کرے تو اس کے واپس آنے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر (4795) ۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص بھی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور اس کی بیوی آنے سے انکار کردے تو آسمان والا اس پر ناراض رہتا ہے حتی کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہوجائے) صحیح مسلم کتاب النکاح حدیث نمبر (1736) ۔

طلق بن علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے بلائے تواسے آنا چاہیے ، اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو) سنن ترمذی کتاب الرضاع حدیث نمبر (1080) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (927) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور جب عورت اپنے خاوند کے ساتھ رات گزارنے اور اس کے بستر میں جانے سے رک جائے تو اس کا حق نفقہ اور تقسیم کا حق بھی ختم ہوجاتا ہے کیونکہ نفقہ تو استمتاع کے بدلے میں ہے ، اور ایسی عورت کو اپنے خاوند کی نافرمان کہا جائے گا ۔

البھوتی کا کہنا ہے :

نشوز یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کو اپنے استمتاع سے منع کردے یا اس کی بات زچ ہو کر تسلیم کرے ، مثلا جب وہ اسے بلائے تو حیل وحجت سے کام لے ، یا پھر اس کی بات اس وقت تک تسلیم نہ کرے جب تک خاوند اسے مجبور نہیں کرتا ۔

دیکھیں شرح منتھی الارادات للبھوتی (3/55) ۔

اور جب بیوی نافرمانی کرنے لگے تو اس کا نفقہ ختم اس لیے کہ نفقہ تو اطاعت اور اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنے کے عوض میں تھا ۔

اور نشوز یہ ہے کہ بیوی پر جو خاوند کے حقوق میں سے واجب ہیں وہ ان میں خاوند کی نافرمانی کرنے لگے تو اسے نشوز کہا جاتا ہے ، اللہ تعالی نے بھی خاوند کے لیے یہ بیان کیا ہے کہ اسے بیوی کی نافرمانی کی حالت میں کیا کرنا چاہیے اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں نصیحت کرو ، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑدو ، اور انہیں مار کی سزادو ، پھر اگر وہ تمہاری بات تسلیم کرلیں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو ، بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34) ۔

فقھاء رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

اگر نافرمانی کرنے والی بیوی وعظ ونصیحت اور اسے بستر میں علیحدگی یعنی جب تک وہ اپنی نافرمانی پر قائم ہے اس سے اللہ تعالی کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے اور انہیں الگ بستروں میں چھوڑدو مضاجعت اور تین دن تک کلام نہ کرنے کے باوجود وہ اپنی نافرمانی پر مصر ہے تو اسے مار کی سزا دی جائے گی لیکن مار میں سختی نہیں ہونی چاہیے ۔

اور خاوند کے لیے اس حالت میں اسے طلاق دینا جائز ہے ، المرداوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

بیوی کے برے اخلاق اور اس کی سوء معاشرت وغیرہ کے سبب سے ضرورت کے وقت طلاق دینا مباح ہے ، اور اسی طرح اس سے تنگی ہونے اور غرض پوری نہ ہونے کے وقت ، ان کا کہنا ہے کہ اس حالت میں بغیر کسی اختلاف کے طلاق مباح ہے ۔ دیکھیں الانصاف (8/430) ۔

اور اگر وہ آپ سے نفرت کرنے لگی اور آپ سے کراہت کرنے لگی ہے جس کا آپ حل نہیں نکال سکتے تو اس وقت طلاق دینا مستحب ہے ، اس لیے کہ اس حالت میں نکاح باقی رکھنے سے بیوی کو نقصان ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(نہ تو کسی کو نقصان دو اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ) اھ ۔ دیکھیں الملخص الفقھی (2/305) ۔

اور ایسی حالت میں طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں ، اور آپ کی مالی مشکلات کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ایسی عورت سے شادی کرلیں جو اپنا خرچہ خود

برداشت کرسکتی ہو یا پھر آپ کی کچھ مالی مسؤلیت سے ہی گزارے کرنے پر راضی ہوجائے ۔

اوراسی طرح یہ بھی جائزہے کہ آپ اپنی پہلی بیوی سے کچھ معاملات پر صلح کرلیں اور بیوی کے لیے بھی جائزہے کہ وہ اپنے کچھ حقوق خاوند کو چھوڑدے جس میں نفقہ اور تقسیم وغیرہ شامل ہوں تاکہ وہ اسے طلاق نہ دے اوراپنے پاس ہی رکھے ۔

اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

اوراگر عورت اپنے خاوند کی نافرمانی سے ڈرے یا پھر اسے اس کے اعراض کا ڈر ہو تو ان دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ وہ صلح کرلیں اور صلح کرنا ہی بہتر ہے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا فرمان ہے کہ :

یہ اس طرح ہے کہ عورت کسی شخص کے پاس ہو اوراس کا خاوند اسے طلاق دینا چاہے وہ بیوی اسے کہے کہ مجھے اپنے پاس ہی رکھو اور طلاق نہ دو مجھ پر نفقہ اور تقسیم میں تجھے آزادی ہے ۔

دیکھیں الملخص الفقہی (296/2)۔

اوراس لیے بھی کہ نفقہ بیوی کا حق ہے تو جب بھی خاونداور بیوی آپس میں صلح کرلیں اور بیوی اپنے اس پورے حق یا پھر اس میں کچھ حصہ کو چھوڑدے یہ اس کے لیے جائز ہے ، تو اس بنا پر جب وہ عورت جس سے شادی کرنا چاہے وہ اپنے نفقہ کے حق کو چھوڑدے وہ اس کے لیے جائز ہے ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

12509